کہہ دیجیے میری نماز، میری قربانی، میری زندگی و موت سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔(سورۃ الانعام 162)

قربانی کے فضائل و مسائل

تحریر و ترتیب:

حافظ عتیق الرحمان گورچانی (ماسٹر آف فلاسفی اسلامیات)

مدیر جامعہ اصحاب صفہ ڈیرہ غازیخان / خطیب جامع مسجد تقویٰ شالیمار ٹاؤن ڈیرہ غازیخان رابطہ نمبر: 0313-5265617

تخلیق انسانی اور طرق عبادت: اللہ جل شانہ نے انسانوں کو خلقت عطا فرمائی تو اس کے مقصد کو بھی بیان فرمادیا کہ "نہیں پیدا کیا گیا جن و انس کو مگر عبادت کیلئے" (الذاریات 56) سو اللہ تعالیٰ نے عبادات کی تفصیل بھی بیان فرمادی کہ انسان رب تعالیٰ کی بندگی کی خاطر نماز کی ادائیگی، روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی ،حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ بہت سے دیگر مسنون و نفلی اعمال بھی بتلائے کہ انسان اس سے اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ماہ رمضان المبارک کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور سال کے باقی 12 مہینوں میں چارہ ماہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ ، محرم اور رجب کو حرمت والے مہینے قرار دیا گیا۔ذوالقعدہ اور ذوالحجہ حج کے مہینوں میں سے ہیں اور ذوالحج کے ماہ میں جہاں پر حجاج کرام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی خاطر حرم شریف میں حاضر ہو کر اپنی عجز و انکساری کو بیان کرتے ہوئے دو سفید لباسوں میں ملبوس ہو کر تکبیر و تہلیل اور استغفار کرتے نظر آتے ہیں۔

عشرہ ذوالحج کی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الفجر میں جن دس راتوں کی قسم کھائی گئی ہے اس سے مفسرین کرام ذوالحجہ کے انہی دس دنوں کو مراد لیتے ہیں۔رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بالخصوص اس کے دن پر سعادت ہیں کہ ان میں حج کے مناسک ادا کیے جاتے ہیں اور 9 ذوالحجہ عرفہ کا دن ہے جس دن حجاج کرام وقوف عرفہ کرتے ہوئے خطبہ حج سنتے ہیں کہ روز حاجیوں کے علاوہ باقی مسلمانوں کو روزہ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے کہ اس کی فضیلت اس قدر زیادہ ہے کہ حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں رحمت عالمؐ نے فرمایا "جو کوئی یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ اس کے سال قبل اور سال بعد کے گناہ معاف فرمادیگا" (صحیح مسلم 1162)۔

ایام تشریق: 9ذوالحجہ سے 13ذوالحجہ کی عصر تک تکبیرات تشریق پڑھی جائیں۔ ذوالحج کے ایام میں تکبیر و تہلیل کثرت سے کریں۔

تکبیر تشریق: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کی ایام تشریق میں ورد کیا جائے ہر فرض نماز کے ساتھ مرد و عورت تکبیرات تشریق پڑھیں مرد درمیانی بلند آواز اور خواتین پست آواز میں تکبیرات کا اہتمام کریں۔

مستحب عمل: قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے کیلئے مستحب ہے کہ وہ یکم ذوالحج کے بعد ناخن اور ضروری و غیر ضروری بالوں کو نہ کاٹے۔

قربانی کا پس منظر: اللہ تعالیٰ نے قربانی کا حکم بھی صادر فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان رب تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ قربانی کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا کہ ان کے بیٹے ہابیل و قابیل نے اپنی قربانی پہاڑ پر رکھی تو ہابیل کی قربانی منظور ہو گئی کہ اس وقت یہی صورت تھی قربانی پیش کرنے کی۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں بھی قربانی جان و مال کی لازم رہی البتہ اس کی ہئیت و شکل مختلف رہی۔ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ عنایت فرمایا تو امتحان کے طور پر حکم ربانی ہوا کہ محبوب چیز کو قربان کرو جس پر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا تو اللہ جل شانہ نے ان کے اس عمل کو قبول کرتے ہوئے جنت سے مینڈھا پیش کر کے حضرت اسماعیلؑ کو محفوظ فرمایا سو اسی بنا پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی سنت کو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر قربانی کو واجب قرار دیا۔

قربانی کی فضیلت: قربانی کا حکم رب تعالیٰ نے خود دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "پس نماز ادا کریں اپنے رب کیلئے اور قربانی کریں اس کیلئے "ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبرؐ نے فرمایا کہ انسان نے قربانی والے دن اللہ تعالیٰ کو کوئی پسندیدہ عمل نہیں کیا جو اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے زیادہ پسندیدہ ہو اور قیامت کے دن وہ ذبح کیا ہوا جانور سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے اور اس لئے تم اپنے دل کو خوش کر لو۔ (جامع ترمذی) حضرت زید بن ارقمؓ نے آقائے دو عالمؐ سے استفسار فرمایا کہ قربانی کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے، صحابہ کرامؓ نے استفسار کیا کہ

اس میں ہمارے لیے کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر بال کے بدلہ میں نیکی ہے، استفسار کیا گیا کہ اون کے بدلہ میں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اون کے ہر ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے۔(سنن ابن ماجہ) آپؐ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی کی ہے اور حجۃ الوداع کے موقع پر 63 اونٹ اپنے دست اقدس اور باقی اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح فرمائے۔ آپؐ امہات المؤمنین و حضرت فاطمہ کو بھی قربانی کے جانور کی نگہداشت کا حکم فرماتے کہ اس کا بہت اجر ہے۔

وعید: رحمت عالمؐ نے فرمایا ہے کہ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والا انسان ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(سنن ابن ماجہ)

نیت کی درستگی: قربانی کرنے والے کی نیت خالص و صاف ہونا ضروری ہے کہ وہ یہ عمل حضرت ابراہیمؑ اور رسول اللہؐ کی سنت سمجھ کر اختیار کر رہا ہے اور قربانی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی خشنودی کا طالب ہو۔ اللہ جل وعلا نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمادیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ گوشت و خون نہیں چاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو مطلوب تقویٰ ہے "(الحج 37)۔ قربانی کے بڑے جانور میں شریک شرکاء میں سے کسی ایک کی نیت میں خلل و کھوٹ کی وجہ سے باقیوں کی قربانی متاثر ہو جاتی ہے۔

قربانی کا وجوب: واضح رہے کہ قربانی ہر اُس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان، مرد اور عورت پر واجب ہے جو عید الاضحیٰ کے ایام میں نصاب کا مالک ہے، (یعنی ساڑھے سات تولہ سونا (87.4875 گرام) یا ساڑھے باون تولہ چاندی (612.4125 گرام) یا اس کی قیمت (تقریباً ایک لاکھ 38 ہزار روپے) کے برابر رقم اس کی ملکیت میں موجود ہو)، یا اس کی ملکیت میں ضرورت و استعمال سے زائد اتنا سامان ہے۔

وقت قربانی: 10 ذوالحجہ کو نماز عید کے بعد سے 12 ذوالحجہ غروب آفتاب سے قبل کسی بھی وقت قربانی کی جاسکتی ہے جبکہ دن کے اوقات میں قربانی کا جانور ذبح کرنا افضل ہے۔

قربانی کا جانور: خوبصورت، فربہ اور خصی ہونا چاہیے البتہ دکھلاوے کی نیت سے مہنگا و خوبصورت جانور قربان کرنے والے کو اجر نہ ملے گا۔

قربانی کے جانور: بکری، گائے، بیل، اونٹ، بھینس اور دنبہ کی قربانی کر سکتے ہیں۔ افضل قربانی اونٹ دنبہ کی قربانی ہے۔

شرائط قربانی: بکری، بکرا دو دانتا عمر ایک سال مکمل کا ہونا چاہیے جبکہ گائے، بیل، بھینس بھینسا کی عمر دو سال جبکہ اونٹ اور اونٹنی کی عمر پانچ سال ہونی چاہیے اور دنبہ، بھیڑ کی عمر بھی ایک سال ہونی چاہیے۔ اگر وہ چھ ماہ کا ہو مگر سال کا نظر آتا ہو تو اس کی قربانی بھی درست ہے۔

عیب: قربانی کا جانور ہر طرح کے ظاہری عیب، بیمار، نہایت کمزور، مفلوج پاؤں، کانا، نابینا، کان و سینگ کاٹا جس میں تہائی حصہ کے بقدر عیب ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔

دعائے قربانی: قربانی کو قبلہ رخ احتیاط سے لٹا کر یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں۔ "إنی وجّہت وجہی للذی فطر السموات والأرض حنیفاً وما أنا من المشرکین، إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی اللہ رب العالمین، لاشریک لہ وبذلک أمرت و أنا أول المسلمین، أللّٰہم منک ولک" اس کے بعد "بسم اللہ واللہ أکبر" کہہ کر ذبح کرے۔ قربانی کے بعد کی دعا اللّٰہم تقبّلہ منّی کما تقبّلت من حبیبک محمد وخلیلک إبراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام

ذبح قربانی: قربانی کے جانور کو تیز چھری سے ذبح کیا جائے اور آلہ ذبح چھری کو جانوروں کے سامنے ذبح کیا جائے۔

قربانی کے حصے: بکری، بکرا، دنبہ، بھیڑ کسی ایک انسان کی طرف سے قربانی ہو سکتا ہے جبکہ اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس اور بھینسا میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

تقسیم قربانی: قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے ایک حصہ خود کیلئے، ایک حصہ رشتہ داروں کیلئے اور ایک حصہ غربا کیلئے البتہ سارا گوشت خود گھر میں استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے۔ تاہم بڑے جانور جس میں 7 افراد شریک ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے۔ قربانی کے جانور کے حصوں میں عقیقہ اور کسی فوت شدہ انسان کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے۔ تاہم کسی حیات انسان کی طرف سے قربانی کرتے وقت اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔

قربانی کی کھال: قربانی کے جانور کی کھال بذات خود مشکیزہ وغیرہ کیلئے استعمال کر سکتا ہے، غریب کو بھی دی جا سکتی ہے۔ تاہم قصائی کو اجرت میں دینا درست نہیں۔

نوٹ: قربانی کی کھال کی رقم مسجد و مدرسہ میں بغیر عمل تملیک تصرف میں نہیں لا سکتے۔